قدیم مصاحفِ قرآنیہ: ایک تجزیاتی مطالعہ

حافظ محمد زبیر

قدیم مصاحف کے مطالعے میں اہم ترین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی مصحف کے قدیم ہونے کے دلائل کیا ہو سکتے ہیں؟ مختلف علماء نے کسی مصحف کے زمانۂ کتابت کو معلوم کرنے کے لیے دو ذرائع کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

(ا) عربی زبان کی کتابت میں حروف' خط' رسم اور تحریر کی خصوصیات اور ان کے ارتقاء کے متعدد مراحل کی روشنی میں کسی مصحف کے زمانے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ عربی زبان کے حروف کی کتابت کے ارتقائی مراحل جاننے کے لیے آثارِ قدیمہ ایک اہم مصدر ہیں' مثلاً حجاج بن یوسف کے زمانے میں جاری کیے گئے دراہم پر موجود عربی تحریر' اس دور میں سکے جاری کرنے کی ڈائیوں کی تحریریں' بنواُمیہ کے دور کے سکوں کی تحریریں' مروان بن حکم کے بنائے گئے قُبّہ پر موجود عربی تحریریں' بنواُمیہ کے دور میں قائم کیے گئے قبۂ صخرہ کی عربی تحریریں وغیرہ۔ عربی زبان کے حروف اور رسم کے ارتقائی مطالعہ کے لیے درج ذیل مصادر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے:

الکتابات فی العصر الراشدی المسکوکات (۲۰ـ۴۰ھ)

البردیتان المؤرختان (۲۲ھ)

مصادر الحروف العربیة علی النقود الأمویة المعربة و غیر المعربة (۴۱ـ۱۳۲ھ)

الدراهم الإسلامیة الساسانیة للحجاج بن یوسف الثقفی فی المتحف العراقی

کتابة قبة نسیج من الحریر للخلیفة مروان بن الحکم (۶۴ھ)

کتابة قبة الصخرة (من الفیفساء) مؤرخة (۷۲ھ)

کتاب دراسات فی تاریخ الخط العربی منذ بدایته إلی نهایة العصر الأموی' صلاح الدین المنجد

أصل الخط العربی و تطوره حتی نهایة العصر الأموی' سهیلة یاسین' جامعة بغداد

مصاحف صنعاء من القرن الأول الهجری و الثانی والثالث' مجموعة مقالات متنوعة' کویت

صبح الأعشی للقلقشندی

الفهرست لابن ندیم

The Quranic Art of Calligraphy and Illumation, Martin Lings, Wester Ham Press, England.

The Abbasid Tradition Qurans of the 8th to 10th Centuries, Francois Derocthe.

(۲) کاربن ٹیسٹ کے ذریعے بھی کسی مصحف کے زمانہ کے بارے میں معلومات جمع کی جاتی ہیں۔اس طریقے کے ذریعے ان اشیاء کے زمانہ فنا کو معلوم کیا جاتا ہے جن میں کوئلہ' لکڑی' ہڈی' درختوں کے پتّے یا چمڑا وغیرہ استعمال ہوا ہو۔ چونکہ قدیم مصاحف چمڑوں پر لکھے جاتے تھے لہٰذا ان کے زمانہ کتابت کو معلوم کرنے کے لیے اس طریقے کو بھی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ فزکس' کیمسٹری اور ٹیکنالوجی کے ارتقاء کی پیداوار ہے' لہٰذا ایک سائنسی طریقہ ہے' اگرچہ یہ اس قدر مستند نہیں ہے جس قدر پہلا طریقہ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کاربن ٹیسٹ کے ذریعے کسی شے کی موت کا زمانہ معلوم ہوتا ہے نہ کہ پیدائش کا۔اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ قرآن کے کسی قدیم نسخے کا ایک ورق لے کر اس ورق کے ضائع ہونے والے بعض حصّے کا ضائع ہونے کا زمانہ معلوم کیا جاتا ہے' لیکن وہ مصحف لکھا کب گیا' یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ان دو ذرائع میں درج ذیل کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے:

(۳) چوتھی صدی ہجری سے چودہویں صدی ہجری کے مابین لکھے جانے والے مصاحف کے آخر میں بعض اوقات کاتب کا نام اور تاریخ کتابت بھی درج ہوتی ہے جس سے اس مصحف کی کتابت کے زمانے کے بارے میں یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔

(۴) کسی مصحف کے آخر میں بعض اوقات کاتب کا نام درج ہوتا ہے۔اس کاتب کی تاریخ پیدائش و وفات سے بھی اس مصحف کے زمانے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

(۵) تاریخی اخبار و آثار سے بھی کسی مصحف کی زمانہ کے بارے میں ظن کی حد تک علم حاصل ہوتا ہے۔

قدیم مصاحف کا اجمالی تعارف

مسلمان محققین کی تحقیق کے مطابق اس وقت عالمِ اسلام اور عالمِ کفر کی لائبریریوں میں تقریباً ۱۹۶ ایسے نادر مصاحف موجود ہیں جو پہلی پانچ صدی ہجری کے دورانیے میں لکھے گئے ہیں۔ان مصاحف میں سے عراق میں ۱۸' ترکی میں ۱۶' مصر میں ۱۴' تیونس میں ۸' امریکہ میں ۸' برطانیہ میں ۸' ایران میں ۶' افغانستان میں ۵' روس میں ۴' ہندوستان میں ۴' سعودی عرب' فلسطین' مغرب اقصیٰ' پاکستان' یمن اور ویٹی کن سٹی میں سے ہر ایک میں ایک ایک نسخہ موجود ہے۔ان میں سے بعض نسخے کامل ہیں جبکہ بعض ناقص۔صنعاء' یمن سے حال ہی میں دریافت شدہ ایک صد سے زائد قدیم مصاحف ان کے علاوہ ہیں۔ذیل میں ہم ممالک کے اعتبار سے بعض قدیم نسخ قرآنیہ کا تعارف پیش کر رہے ہیں۔

ترکی میں قدیم مصاحف

(۱) خط کوفی میں ایک مصحف توپ کاپی سرائے میوزیم' استنبول میں موجود ہے جس کا نمبر '1' ہے۔اس مصحف پر لکھا ہے کہ اس مصحف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان قرّاء صحابہؓ کی املا پر لکھا تھا جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے قرآن حاصل کیا تھا۔بعض محققین کا کہنا یہ ہے کہ یہ مصحف بذاتہٖ قدیم تو ہے لیکن حضرت عثمانؓ نے کوئی مصحف نہ لکھا تھا' لہٰذا اس کے کاتب کوئی اور ہیں۔

(۲) خط کوفی میں ایک نسخہ توپ کاپی سرائے میوزیم میں موجود ہے جو چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۱۴۷ ہے۔ اس کا نمبر 36E.H.29 ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ یہ حضرت علی ؓ بن ابی طالب کی کتابت سے ہے۔

(۳) توپ کاپی سرائے میوزیم سے ملحق لائبریری 'أمانة خزينة' میں بھی ایک نادر نسخہ موجود ہے۔ اس نسخے پر لکھا ہے کہ اسے ۵۲ھ میں عقبہ بن عامر ؓ نے لکھا ہے۔ اس کا نمبر '40' ہے۔ اس نسخے میں کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا اضافہ بعد میں کسی نے کیا ہے۔ لہٰذا بعض محققین کا کہنا ہے کہ یہ نسخہ اس تاریخ سے بعد کے زمانے میں لکھا گیا ہے۔

(۴) 'أمانة خزينة' میں ایک نسخے کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کے کاتب جعفر بن محمد بن زین العابدینؒ بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب (متوفی ۱۴۸ھ) ہیں۔ اس کے اوراق کی تعداد ۱۶۲ ہے۔ نامکمل مصحف ہے۔ اس کا نمبر '39' ہے۔

(۵) آثارِ اسلامیہ میوزیم' استنبول میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک مصحف موجود ہے' جس کا نمبر '457' ہے۔ شروع' درمیان اور آخر سے اس کے کچھ اوراق غائب ہیں۔ اس مصحف کے بارے میں قدیم مصاحف کے ماہر ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کا کہنا ہے کہ میں نے جتنے بھی قدیم مصاحف کا مشاہدہ کیا ہے' یہ ان میں سے سب سے زیادہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ مصحف اپنے اندازِ تحریر کی روشنی میں پہلی صدی ہجری کے اواخر میں لکھا گیا ہے۔

(۶) جامعہ استنبول کی لائبریری میں ایک مصحف معروف عربی خطاط ابن بواب بغدادی (متوفی ۴۱۳ھ) کے خط سے لکھا ہوا موجود ہے۔ اس کا نمبر '449' ہے۔

(۷) مذکورہ بالا لائبریری میں خط کوفی میں ۳۶۱ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے' جس کا نمبر 'A6778' ہے۔

برطانیہ میں قدیم مصاحف

(۱) برمنگھم میں چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ایک قدیم نادر نسخہ موجود ہے جس کے بارے میں محققین کا کہنا ہے کہ یہ دوسری صدی ہجری کا نسخہ ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۳۹ ہے۔ یہ ایک نامکمل نسخہ ہے۔ اس کا نمبر '1563' ہے۔ اسی طرح دوسری صدی ہجری کا ایک اور قدیم نسخہ چمڑے کے اوراق پر لکھا ہوا ہے۔ اس کے موجود صفحات کی تعداد ۹ ہے۔ اس کا نمبر '1572' ہے۔

(۲) پانچویں صدی ہجری سے متعلق ایک نسخہ پرنسٹن یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۲۰۶ ہے۔ اس کا نمبر '1156' ہے۔

(۳) برطانوی میوزیم' لندن میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک نامکمل نسخہ موجود ہے جس کے اوراق کی تعداد ۱۱۲ ہے۔ ماہرینِ فن کے مطابق یہ اُموی دورِ خلافت کے آخری دَور کا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ برطانوی میوزیم میں یہ

سب سے قدیم مخطوطہ ہے۔

(۴) علاوہ ازیں میوزیم میں ۴۰۲ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے جس کے کاتب کا نام سعد بن محمد بن اسعد کرخی ہے۔ ۴۲۷ھ میں لکھا ہوا ایک نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔

عراق میں قدیم مصاحف

دوسری صدی ہجری کا کوفی خط میں لکھا ہوا ایک نسخہ عراقی میوزیم لائبریری' بغداد میں موجود ہے۔ اس مصحف کے ۳۰ اوراق موجود ہیں۔ ایک نامکمل مصحف ہے۔ اسی طرح تیسری صدی ہجری کا ایک اور نامکمل مصحف بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔

روضۂ حضرت حسین ؓ' کربلا میں ایک قدیم مصحف موجود ہے۔ یہ چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ امام سجادؒ (متوفی ۱۱۸ھ) کی طرف منسوب ہے۔ 'الحضرة العباسية' میں دوسری اور تیسری صدی ہجری کے کئی ایک قدیم مصاحف موجود ہیں۔

تیونس میں قدیم مصاحف

(۱) دار الکتب الوطنية' تیونس میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم نسخہ موجود ہے جو ۲۹۵ھ میں لکھا گیا۔ یہ نسخہ خطِ کوفی میں ہے۔

(۲) اس لائبریری میں معز بن بادلیس صنہاجی (متوفی ۴۹۴ھ) کا نسخہ بھی موجود ہے جو خط کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اس لائبریری میں کئی ایک قدیم مصاحف موجود ہیں۔

(۳) نیلے رنگ کے چمڑے پر خطِ کوفی میں ایک نسخہ 'قیروان' میں موجود ہے۔ یہ تیسری صدی ہجری کا مصحف ہے۔

آئرلینڈ میں قدیم مصاحف

'تشستربيتي' لائبریری ڈبلن میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔ اس کے ۱۹ اوراق موجود ہیں۔ اسی طرح اس لائبریری میں خطِ نسخ میں ۲۸۶ صفحات پر مشتمل ایک قدیم نسخہ بھی موجود ہے جس کے کاتب ابن بواب بغدادی (متوفی ۳۹۱ھ) ہیں۔ اس کا نمبر 'K.16' ہے۔ اسی طرح ۴۲۶ھ میں لکھا ہوا ایک قدیم نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔

ہندوستان میں قدیم مصاحف

(۱) رضا لائبریری' رامپور میں نفیس وعمدہ کتابت میں ایک نسخہ موجود ہے۔ یہ ۳۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ اس کی کتابت حضرت علی بن ابی طالب ؓ کی طرف منسوب ہے۔

(۲) قدیم خط نسخ میں لکھا ہوا ایک نفیس نسخہ بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔ اس کی کتابت امام جعفر الصادق ؒ کی طرف منسوب ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد ۱۴۷ ہے۔

(۳) ایک بہت ہی نادر نسخہ بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے کاتب معروف بغدادی خطاط محمد بن علی بن حسن بن مقلہ (متوفی ۹۱۰ھ) ہیں۔ یہ نسخہ ۱۲۱۵ اوراق پر مشتمل ہے۔

مراکش کے قدیم مصاحف

خطِ کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا پانچویں صدی ہجری کا ایک مصحف قصرِ شاہی' رباط میں موجود ہے۔ اس کا نمبر '3594ز' ہے۔

یمن کے قدیم مصاحف

امام یحییٰ لائبریری میں ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کے کاتب حضرت علی بن ابی طالب ؓ ہیں۔ علاوہ ازیں صنعاء کے وہ مصاحف بھی ہیں جو حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں۔ ہم آگے چل کر ان پر مستقل عنوان کے تحت کلام کریں گے۔

تاشقند کے قدیم مصاحف

خطِ کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم مصحف 'الإدارة الدينية الإسلامية' لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے بارے معروف ہے کہ یہ حضرت عثمان ؓ (۳۵ھ) کا وہ مصحف ہے جس کی تلاوت کے دوران ان کو شہید کیا گیا تھا۔ اس مصحف پر خون کے دھبوں کے نشانات بھی ہیں۔ اس کے صفحات کی تعداد ۳۵۳ ہے۔ نقطوں سے خالی ہے۔ اس کے بارے ڈاکٹر المنجد کا کہنا یہ ہے کہ یہ دوسری یا تیسری صدی ہجری کا مصحف ہے۔

ایران کے قدیم مصاحف

(۱) فخر الدین نصیری لائبریری' تہران میں ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کے کاتب محمد بن الحسین بن علی (متوفی ۱۰۳ھ) ہیں۔ یہ ایک نامکمل مصحف ہے اور خطِ کوفی میں ہے۔

(۲) دار الکتب الرضویہ (مکتبہ استان قدس) مشہد میں ۱۴۱ اوراق پر مشتمل ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کی کتابت حضرت حسین بن علی ؓ کی طرف منسوب ہے۔ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ دوسری صدی ہجری کا مصحف معلوم ہوتا ہے۔ اس کا نمبر '14' ہے۔

(۳) اسی لائبریری میں '12' نمبر نسخے کی کتابت بھی حضرت حسین بن علی ؓ کی طرف ۴۱ھ میں منسوب ہے' جبکہ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ دوسری صدی ہجری کے اواخر یا تیسری صدی ہجری کی ابتدا کا مصحف معلوم ہوتا ہے۔

(۴) چمڑے پر لکھا ہوا تیسری صدی ہجری کا ایک مصحف بھی یہاں موجود ہے۔ علاوہ ازیں '15' نمبر نسخے کی کتابت حضرت علیؒ بن الحسینؓ بن علیؓ کی طرف منسوب ہے' جبکہ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ تیسری صدی ہجری کا مخطوطہ ہے۔

(۵) روضۂ حیدریہ میں خطِ کوفی میں چمڑے پر لکھے ہوئے کئی ایک نامکمل مصاحف موجود ہیں جن کی کتابت کی نسبت حضرت علی ؓ کی طرف کی جاتی ہے۔ ۱۲۴ اوراق پر مشتمل ایک نامکمل نسخے کی کتابت کی نسبت

حضرت حسن بن علی ؓ کی طرف بھی کی گئی ہے۔

(۶) خط کوفی میں لکھا ہوا ایک نسخہ بھی یہاں موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔

(۷) ۱۰۳ھ میں لکھا گیا نسخہ بھی موجود ہے جس کے کاتب کا نام محمد بن الحسینی الجاھدی ہے۔ علاوہ ازیں ۴۱۹ھ میں خط کوفی میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے جس کے کاتب علی بن محمد محدث ہیں۔

مصر میں قدیم مصاحف

(۱) جامع ازہر میں 'رواق المغاربة' لائبریری میں ہرن کے چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم مصحف موجود ہے' جو ۲۵-۱۳۱ھ کے مابین لکھا گیا ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔

(۲) دو قدیم مصاحف مکتبہ ازہریہ' قاہرہ میں موجود ہیں۔ پہلا سورۃ الانفال سے سورۃ الرعد تک جبکہ دوسرا سورۃ المؤمنون سے سورۃ سبا تک ہے۔ دوسرے نسخے کے آخر میں کتابت سے فراغت کی تاریخ ۱۸ ذوالقعدہ ۴۶۵ھ لکھی ہوئی ہے۔ یہ دونوں نامکمل مصاحف ہیں۔

(۳) ایک بہت ہی قدیم نسخہ 'دار الکتب المصریة' میں موجود ہے۔ ہرن کے چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں نہ نقاط ہیں نہ اعراب' نہ سورتوں کے نام ہیں اور نہ ہی آیات کی تعداد' جیسا کہ پہلی صدی ہجری کے رسم کا معاملہ رہا ہے۔ اس کے کاتب ابوسعید حسن بصری ؒ (متوفی ۷۷ھ) ہیں۔ اس لائبریری میں کئی ایک اور بھی قدیم مصاحف موجود ہیں۔

(۴) مشہد حسینی میں ایک بہت ہی قدیم نسخہ موجود ہے جس کی نسبت حضرت عثمان ؓ کی طرف کی جاتی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک یہ نسخہ پہلی یا دوسری صدی ہجری کا ہے۔

فلسطین کے قدیم مصاحف

مسجد اقصیٰ کی لائبریری میں ایک قدیم نسخہ خط کوفی میں موجود ہے جس کے کاتب محمد بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب ہیں۔ علاوہ ازیں چمڑے پر رمضان ۱۹۸ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی یہاں موجود ہے۔

افغانستان کے قدیم مصاحف

(۱) کابل میوزیم میں ایک نسخہ موجود ہے جو چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ یہ تیسری صدی ہجری کا ایک نامکمل مصحف ہے جو ۸۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ اسی طرح کا ایک اور ۳۲ صفحات پر مشتمل ایک نامکمل نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔ یہ بھی تیسری صدی ہجری کا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک نامکمل قدیم مصاحف یہاں موجود ہیں۔

(۲) ہرات میوزیم لائبریری میں خط کوفی و نسخ میں لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جس کے کاتب محمد بن علی بن مقلہ معروف بغدادی خطاط (متوفی ۹۴۰ھ) ہیں۔ یہ نسخہ ۳۳۷ اوراق پر مشتمل ہے۔

پاکستان میں قدیم مصاحف

نیشنل میوزیم' کراچی میں ایک نادر نسخہ موجود ہے جس کی نسبت حضرت عثمان ؓ کے دورِ خلافت کی

طرف کی جاتی ہے۔ یہ مخطوطہ ہرن کے چمڑے پر خطِ کوفی میں لکھا ہوا ہے۔

امریکہ میں قدیم مصاحف

(۱) ہارورڈ یونیورسٹی کے میوزیم میں خطِ کوفی میں لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔ علاوہ ازیں چوتھی صدی ہجری میں چمڑے پر لکھے ہوئے کئی ایک نسخے بھی یہاں موجود ہیں۔

(۲) بیئر بونٹ مورگان لائبریری' نیو یارک میں تیسری صدی کا ایک نامکمل نسخہ موجود ہے۔ یہ خطِ کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ہے اور اس کے ۱۱۱ صفحات موجود ہیں۔ اس کا نمبر 'M657' ہے۔

سعودی عرب میں قدیم مصاحف

مکتبہ عارف حکمت' مدینہ منورہ میں شتر مرغ کے چمڑے پر لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو ۴۸۸ھ میں لکھا گیا ہے۔ اب یہ نسخہ شاہ عبدالعزیز لائبریری میں منتقل ہو گیا ہے۔

فرانس میں قدیم مصاحف

نیشنل لائبریری' پیرس میں خطِ کوفی میں چمڑے پر لکھے ہوئے آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے متعدد مصاحف موجود ہیں۔ یہ مصاحف '5103,5122,5123,5124,5178,5179' نمبروں کے تحت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھی یہاں کئی ایک مصاحف موجود ہیں۔

شاہ عبدالعزیز لائبریری کے قدیم مصاحف

شاہ عبدالعزیز لائبریری کی بنیاد ۱۳۹۳ھ (۱۹۷۳ء) میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز آل سعود نے رکھی اور اس کا افتتاح ۱۴۰۳ھ (۱۹۸۲ء) میں شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کیا۔ یہ لائبریری مدینہ منورہ میں شارع اُمّ المؤمنین خدیجہؓ پر واقع ہے۔ یہ لائبریری بحث و تحقیق' اسلامی کتب اور مخطوطات کے ذخائر کے اعتبار سے دنیا کی چند ایک لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس لائبریری میں ۱۴ ہزار مخطوطے (manuscripts) موجود ہیں۔ علاوہ ازیں مخطوطات کی فوٹو کاپیاں اور مائیکرو فلمز اس کے علاوہ ہیں۔ اس لائبریری کا ایک ہال دنیا کی نادر کتابوں پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً ۲۵ ہزار کتب ہیں۔

اس لائبریری میں 'مکتبۃ المصحف الشریف' کے نام سے ایک ذیلی لائبریری موجود ہے جس میں قرآن کے ۱۸۷۸ نادر مخطوطے موجود ہیں۔ ان میں ۱۸۴ ایسے ہیں جو قرآن کی تدوین کے تاریخی مراحل کی کڑیوں کو ایک تسلسل کے ساتھ بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ مصاحف پانچویں صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی ہجری تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ مصاحف ۱۱ویں صدی ہجری کے ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً ۷۰ ہے۔

اس لائبریری میں سب سے قدیم مصحف ۴۸۸ھ کا ہے جو ہرن کے چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ اس کے کاتب علی بن محمد بطلیوسی ہیں۔ اس کے بعد ۵۴۹ھ میں ابوسعد محمد اسمٰعیل بن محمد کے ہاتھ سے لکھا ہوا مصحف بھی موجود ہے۔ جدید ترین مصحف ۱۴۰۵ھ کا ہے جو محمد صدیق فضل اللہ افغانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس لائبریری میں

غلام محی الدین کے ہاتھ سے ۱۲۰۴ھ میں لکھا ہوا ایک بہت بڑا مصحف بھی موجود ہے جس کا وزن ۱۵۴ کلوگرام ہے۔اس کا سائز '80x142.5 cm' ہے۔

مصاحفِ عثمانیہ

مصحف عثمانی کس سن میں لکھا گیا تھا؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح قول کے مطابق اس کی تکمیل ۳۰ ہجری میں ہوئی تھی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصاحف کتنے تھے؟ اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ امام دانیؒ اور امام زرکشیؒ کے قول کے مطابق ان کی تعداد چار تھی جن میں سے ایک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں تھا' جبکہ بقیہ تین کوفہ' بصرہ اور دمشق میں بھیجے گئے تھے۔ ابن ابی داؤدؒ اپنی کتاب میں ان کی تعداد کے بارے بعض قراء وعلماء سے دو روایات لائے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد چار تھی جبکہ دوسری روایت کے مطابق سات تھی جو مکہ' شام' یمن' بحرین' بصرہ' کوفہ اور مدینہ کے لیے تھے۔ تاریخ یعقوبی میں ان کی تعداد ۹ بھی بیان ہوئی ہے جبکہ ابن جزریؒ نے ان کی تعداد آٹھ بیان کی ہے۔ جمہور علماء کے قول کے مطابق ان مصاحف کی تعداد ۶ تھی۔ جو مصحف حضرت عثمانؓ نے اپنے پاس رکھا تھا اسے 'مصحفِ امام' کا نام دیا گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاریخی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو وہ اپنے گھر میں محصور ہو کر رہ گئے۔ جس دن اور جس وقت ان کی شہادت واقع ہوئی ہے' اُس وقت وہ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے اور ان کے خون کے قطرے ان کے سامنے موجود مصحف میں سورہ البقرۃ کی آیت ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ پر گرے۔ اُس وقت سے 'مصحفِ امام' کے بارے میں کئی ایک اختلافات اُمتِ مُسلمہ کی تاریخ میں چلے آ رہے ہیں۔ اس وقت بھی تقریباً پانچ مصاحف کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ 'مصحف امام' ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر خون کے قطرے بھی موجود ہیں۔

پہلا مصحف جس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ مصحف امام ہے' مصحفِ مصر ہے۔ اس پر خون کے قطرات کے نشانات بھی موجود ہیں۔ معروف مصری مؤرخ ابوالعباس مقریزی (متوفی ۸۴۵ھ) نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ یہ مصحف ۵ محرم ۳۷۸ھ کو عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے خزانے سے جامع عمرو بن العاص میں منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں یہ مصحف 'مدرسہ قاضی فاضل' میں پڑا رہا۔ اس کے بعد یہ اس قبے میں منتقل کر دیا گیا جو سلطان غوری نے تعمیر کیا تھا' جہاں یہ ۱۲۷۵ھ تک رہا اور بالآخر مختلف مراحل سے گزرتا ہوا ۱۳۰۴ھ میں دیوان اوقاف' مصر میں پہنچ گیا۔ اب یہ مصحف 'مسجد حسینی' مصر میں موجود ہے۔ بعض محققین کا کہنا یہ ہے کہ اس مصحف کا مصحف امام ثابت ہونا ایک مشکل امر ہے۔ ہاں! اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ ان مصاحف میں سے ایک ہو جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کی طرف بھیجا تھا۔ لیکن اس امکان کا بھی یوں رد کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصر کی طرف کوئی مصحف بھیجا ہی نہیں تھا۔ اس لیے بعض محققین نے یہ رائے اختیار کی ہے کہ یہ ان مصاحف میں سے ہو سکتا ہے جو مصاحفِ عثمانیہ میں سے کسی مصحف کی نقل تھے۔

مصحفِ بصرہ دوسرا مصحف ہے جس کے بارے میں مصحف امام ہونے کا گمان کیا جاتا ہے۔ ابن بطوطہ نے

اپنے سفرنامہ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مسجد امیر المؤمنین' بصرہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وہ مصحف دیکھا ہے جس پر ان کے خون کے دھبّوں کے نشانات موجود تھے۔ اس مصحف کی حفاظت پر سلاطین کی طرف سے 'بنوزیان' مقرر تھے۔ ابوالحسن علی مرینی نے ۷۳۸ھ میں بنوزیان سے یہ مصحف واپس لے لیا تھا۔ اس کے بارے میں بھی محققین کی تحقیق ہے کہ جو مصحف ابن بطوطہ نے بصرہ میں دیکھا ہے وہ مصحف امام نہیں تھا بلکہ ان مصاحف میں سے ایک تھا جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کی طرف بھیجا تھا۔

مصحفِ تاشقند کے بارے میں بھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ مصحف امام ہے۔ یہ مصحف تاشقند میں 'مكتبة الإدارة الدينية' میں محفوظ ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۳۵۳ ہے اور یہ مصحف نقاط و اعراب وغیرہ سے خالی ہے۔ یہ مصحف تاشقند کیسے پہنچا؟ اس کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک رائے کے مطابق مصر کے مملوک بادشاہ بیبرس نے یہ مصحف قبیلة ذهبية کے سردار برکت خان کو ہدیہ دیا تھا اور یہ ۶۲۱ھ میں سمرقند پہنچا۔ برکت خان کے بارے میں معروف ہے کہ وہ پہلا منگول سردار ہے جس نے اسلام قبول کیا تھا۔ دوسری رائے کے مطابق یہ وہی مصحف ہے جسے ابن بطوطہ نے بصرہ میں دیکھا تھا اور تیمور لنگ (۷۷۱۔۸۰۷ھ) اسے سمرقند لے آیا تھا۔ اس رائے کے قائلین کا یہ بھی کہنا ہے کہ مصحف امام اور سمرقند کے مصحف کے رسم میں مشابہت بہت زیادہ ہے' لہٰذا اس کے مصحف امام ہونے کے امکانات قوی ہیں۔

پہلی رائے پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ مصر کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی مصحف بھیجا ہی نہیں تھا تو یہ مصر سے سمرقند کیسے آ گیا؟ مصر کے مصحف کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عبد العزیز بن مروان (متوفی بعد ۸۰ھ) نے مصر کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سرکاری نسخے کے مطابق پہلی مرتبہ ایک نقل تیار کروائی تھی جو مصحف مصر کے نام سے معروف ہوئی۔ دوسری رائے پر یہ اعتراض سامنے آیا ہے کہ سمرقند کے مخطوطے کے رسم الخط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ دوسری یا تیسری صدی ہجری کے مصاحف میں سے ایک مصحف ہے' لہٰذا اس کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف درست نہیں ہے۔ اس مصحف کی سطریں اس قدر سیدھی ہیں کہ محسوس ہوتا ہے کسی پیمانے کی مدد سے قائم کی گئی ہیں۔ تاشقند کا مصحف شیخ زاید بن سلطان آل نہیان کی سرپرستی میں مطبعہ المنار' دمشق سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مطبوع مصحف کا ایک صفحہ نقل کیا جا رہا ہے۔ دیکھئے مضمون کے آخر میں عکس ا۔

مصحفِ حمص کے بارے میں بھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ مصحف امام ہے۔ شیخ اسماعیل بن عبد الجواد الکیالی نے حمص کے قلعے کی مسجد میں مصحف عثمانی دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے بقول اس مصحف میں انہوں نے خون کے آثار بھی دیکھے ہیں۔ یہ مصحف خط کوفی میں ہے۔ رسم و خط کے ماہرین کی رائے ہے کہ مصحف حمص پہلی صدی ہجری کے بعد لکھا گیا ہے۔

مصحفِ استنبول پانچواں مصحف ہے جس کے بارے میں مصحف امام ہونے کا گمان کیا جاتا ہے۔ اس مصحف کے اوراق پر خون کے دھبوں کے نشانات آج تک واضح طور پر موجود ہیں۔ بعض ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ یہ سرخ نقاط خون کے قطروں کے نشانات نہیں ہیں۔ مضمون کے آخر میں ہم مصحف عثمانؓ پر گرے ہوئے خون کے دھبوں کی ایک تصویر دے رہے ہیں۔ دیکھئے عکس ۲۔

۱۹۷۲ء میں مسجد جامع کبیر' صنعاء' یمن میں بالائی منزل کی ایک دیوار کی مرمت کے دوران مزدوروں کو قرآن اور عربی کتب کے بہت سے قدیم نسخے ملے۔ اُس وقت انہوں نے ان نسخوں کی اہمیت نہ جانی اور انہیں ۲۰ کے قریب ٹماٹر کی بوریوں میں بند کر کے مسجد کے ایک مینار کی سیڑھیوں کے پاس رکھ دیا۔

کافی عرصے بعد یمن میں محکمہ آثار قدیمہ کے صدر جناب قاضی اسماعیل اکوع نے ان پارچہ جات کی اہمیت محسوس کی اور ان کے معائنے کے لیے مغربی جرمنی سے عربی حروف کی پہچان کے ماہر جرمن مستشرق ڈاکٹر پیون (Dr. Gerd Puin) کو بلوایا۔ ڈاکٹر پیون نے ۱۹۸۳ء سے لے کر ۱۹۹۶ء تک ۴۰ ہزار صفحات میں سے ۱۵ ہزار صفحات پر کام کیا' جن میں سے ۱۲ ہزار صفحات قدیم مصاحف کے تھے۔ ڈاکٹر پیون کے بقول کاربن ٹیسٹ کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ ان مصاحف میں پہلی اور دوسری صدی ہجری کے نسخے بھی شامل ہیں۔ بہرحال اس کام کے دوران قدیم مصاحف کے تقریباً ۱۵ ہزار صفحات کو صاف' مرتب اور منظم کیا گیا جو اِس وقت جامع کبیر کے سامنے قائم شدہ 'دار المخطوطات' میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر حمدون غسان کے بقول اب تک تقریباً ۱۰۰۰ سے زائد مصاحف مرتب کیے جا چکے ہیں۔

ڈاکٹر پیون نے علم تاریخ قراءات' قرآنی رسم الخط میں اختلافات کے علم اور علومِ قرآنیہ سے جہالت کی بنیاد پر اپنی اس تحقیق سے منفی نتائج برآمد کرنے کی کوشش کی' جس میں اس کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر پیون نے اپنے موضوعِ تحقیق سے تجاوز کرتے ہوئے انتہائی سطحی انداز میں قرآن کی 'عربی مبین' کو بھی ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "My idea is that the Koran is a kind of cocktail of texts that were not all understood even at the time of Muhammad. Many of them may even be a hundred years older than Islam itself. Even within the Islamic traditions there is a huge body of contradictory information, including a significant Christian substrate; one can derive a whole Islamic anti-history from them if one wants. The Qur'an claims for itself that it is 'mubeen,' or clear, but if you look at it, you will notice that every fifth sentence or so simply doesn't make sense. Many Muslims will tell you otherwise, of course, but the fact is that a fifth of the Qur'anic text is just incomprehensible. This is what has caused the traditional anxiety regarding translation. If the Qur'an is not comprehensible, if it can't even be understood in Arabic, then it's not translatable into any language. That is why Muslims are afraid. Since the Qur'an claims repeatedly to be clear but is not;there is an obvious and serious contradiction. Something else must be going on."

امام ابن تیمیہؒ نے رسالہ اصول تفسیر میں اس بات کو اچھی طرح واضح کیا ہے کہ قرآن میں تفسیر کا اختلاف'

اختلافِ تنوّع ہے نہ کہ اختلافِ تضاد۔ لہٰذا ظاہر' نص' مفسّر' محکم' خفی' مشکل' مجمل' متشابہ' عبارتِ نص دلالتِ نص' اقتضائے نص' دلالتِ اولیٰ اور مفہوم مخالف جیسی اصولی ابحاث کے تناظر میں اگر قرآن کی تفسیر کے ممکنہ متنوع پہلو سامنے آتے ہیں تو اس میں تو قرآن کا ایجاز ہے نہ کہ نقص کلام۔ صحابہؓ اور تابعین کے زمانے میں قرآن میں اختلافِ تضاد نہ ہونے کے برابر ہے۔ تضاد کا اختلاف مابعد کے ادوار میں نمایاں ہوا ہے جب باطنیہ' روافض' صوفیاء' خوارج' معتزلہ اور دوسرے کلامی فرقوں نے اپنے مذہبی اور سیاسی نظریات کی تائید کے لیے قرآنی آیات کو تختۂ مشق بنایا۔

مصاحفِ صنعاء اور معاصر مصاحف کا تقابلی مطالعہ

جرمن مستشرقین کے منفی پروپیگنڈا کے نتیجے میں بعض علماء نے مصاحف صنعاء کے بارے میں صحیح معلومات عوام الناس اور علمی حلقوں تک پہنچانے کے لیے تحقیق کا فریضہ سرانجام دیا۔ ڈاکٹر غسان حمدون نے 'وزارة الثقافة والسياحة الهيئة العامة للآثار والمخطوطات والمتاحف' الجمهورية اليمنية سے اجازت لے کر ان قدیم مصاحف کا مطالعہ کیا اور ان کے بعض صفحات کا معاصر مصاحف کے ساتھ تقابل بھی پیش کیا ہے۔

پہلی صدی ہجری اور معاصر مصحف کا تقابلی جائزہ

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين' ص۹۔ دیکھئے عکس ۳۔

ڈاکٹر پیون کی تحقیق کے مطابق یہ تصویر پہلی صدی ہجری کے مصحف کی ہے۔ یہ سورۃ الاعراف کی آیات ۳۷ کے درمیان سے آیت ۴۴ کے درمیان تک پر مشتمل ہے۔ نویں لائن میں ۱۰ آیات کے ختم ہونے کی علامت بھی ہے۔ اس مخطوطے اور معاصر مطبوع مصحف میں سوائے ایک کلمہ کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ 'کل ما' کا کلمہ مخطوطے میں منفصل ہے جبکہ مطبوع مصحف میں یہ ایک ہی حرف کی صورت میں 'کلما' موجود ہے۔ اس سے نفس کلام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ رسم الخط کے اس قسم کے اختلافات تو علمائے رسم الخط یعنی ابن ابی داؤد' ابوداؤد سلیمان بن نجاح اور امام دانی رحمہم اللہ میں بھی مل جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ مصحف مدینہ (یعنی مصحف مجمع الملك فهد) میں بھی بعض کلمات کے رسم الخط میں اختلاف کی صورت میں علماء نے ترجیح کے اصول قائم کیے ہوئے ہیں۔ مصحف مدینہ کے آخر میں ہے:

> "وأخذ هجاؤه مما رواه علماء الرسم عن المصاحف التی بعث بها الخليفة الراشد عثمان بن عفان رضی الله عنه إلى البصرة والكوفة والشام ومكة' والمصحف الذی جعله لأهل المدينة' والمصحف الذی اختص به نفسه' وعن المصاحف المنتسخة منها. وقد روعی فی ذلك ما نقله الشيخان أبو عمرو الدانی وأبوداوُد سليمان بن نجاح مع ترجيح الثانی عند الاختلاف."

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين' ص۱۱۔۱۲۔ دیکھئے عکس ۴۔

پہلی صدی ہجری کے مصحف اور معاصر مصحف کے تقابلی مطالعہ کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں:

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين' ص۳۔ دیکھئے عکس ۵۔

یہ مخطوطہ سورۂ لقمان کی آیت ۲۴ سے لے کر آخر آیت تک اور سورۃ السجدۃ کے شروع سے لے کر آیت ۴ کے

درمیان تک پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر پیون کی تحقیق کی مطابق یہ پہلی صدی ہجری کا مخطوطہ ہے۔ بعض حروف پر نقط اعجام بھی موجود ہیں۔ اس مخطوطے اور معاصر مصحف میں صرف ایک کلمے 'انما' کا فرق ہے۔ مخطوطے میں یہ کلمہ منفصل 'أن ما' لکھا ہوا ہے جبکہ معاصر مصحف میں یہ متصل یعنی 'انما' ہے اور اس اختلاف سے نفس کلام میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين، ص۱۵۔۱۶۔ دیکھئے عکس ۶۔

دوسری صدی ہجری اور معاصر مصحف کا تقابلی جائزہ

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين دیکھئے، ص۱۷۔ عکس ۷۔

یہ مخطوطہ دوسری صدی ہجری کا ہے۔ اس میں اور معاصر مصحف میں صرف ایک کلمے کا فرق ہے۔ یہ مخطوطہ سورۂ کہف کی آیت ۱۷ کے درمیان سے لے کر آیت ۴۷ تک مشتمل ہے۔ مخطوطے میں آیت ۲۶ میں ﴿وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا﴾ میں 'يشرك' معاصر مطبوع مصحف میں قراءت عاصمؒ کے مطابق 'يشرك' ہی لکھا ہوا ہے جبکہ مخطوطے میں 'تشرك' ہے جو ابن عامر شامیؒ کی متواتر قراءت ہے' لہٰذا نفس کلام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

المخطوطات القرآنية فی صنعاء من القرن الأول و الثانی الهجريين، ص۱۹۔۲۰۔ دیکھئے عکس ۸۔

مستشرقین قراءات متواترہ یا رسم الخط کے مذکورہ بالا معمولی اختلافات کو بنیاد بناتے ہوئے قرآن کے مابین اختلافات کو نمایاں کرتے ہیں اور اپنے تئیں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن میں ہر دور میں اختلاف رہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ عامی مسلمانوں کا قرآن کے بارے میں عقیدہ یہی ہے کہ انہوں نے روایت حفص میں بطور قرآن جو کچھ پڑھ لیا ہے' اس میں کسی زیر' زبر' پیش یا حرف کا اضافہ بھی جائز یا ممکن نہیں ہے۔ ٹوبی لیسٹر (Toby Lester) لکھتا ہے:

> *"Some of the parchment pages in the Yemeni hoard seemed to date back to the seventh and eighth centuries A.D., or Islam's first two centuries ;they were fragments, in other words, of perhaps the oldest Korans in existence. What's more, some of these fragments revealed small but intriguing aberrations from the standard Koranic text. Such aberrations, though not surprising to textual historians, are troublingly at odds with the orthodox Muslim belief that the Koran as it has reached us today is quite simply the perfect, timeless, and unchanging Word of God."*

یہ عقیدہ مسلمان اہلِ علم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مسلمان عوام بھی اپنے عقیدے میں اہلِ علم ہی کے تابع ہیں۔ آج اگر کسی بریلوی' دیوبندی یا اہلِ حدیث عامی کو قرآن کی کسی ایسی قراءت کے بارے میں معلوم ہوتا ہے جس سے وہ پہلے واقف نہیں تھا تو اس کی حقیقت جاننے کے لیے وہ اپنے مسلک کے اہل علم ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اہل علم کے اطمینان دلانے پر اسے اطمینان حاصل بھی ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کے بارے میں اصل عقیدہ اہل علم کا ہے اور جمیع اہلِ علم اور فقہی مکاتب فکر حنفیہ' مالکیہ' شافعیہ' حنابلہ' اہل الحدیث اور

اہل الظاہر وغیرہ قرآن کی متواتر قراءات کے اختلافات کے قائل ہیں۔ اسی طرح رسم الخط کے ماہر علماء رسم الخط کے اختلافات اور ان کی باریکیوں سے بھی واقف ہیں۔ پس مستشرقین جب قرآن میں اس قسم کے اختلافات ثابت کرتے ہیں تو ماہرین فن کا عمومی رویہ یہی ہوتا ہے کہ ابھی بچے ہیں' اس فن کی باریکیوں سے واقف نہیں ہیں' جلد ہی سمجھ جائیں گے۔ جبکہ مستشرقین اپنے اس منفی پروپیگنڈے سے عوام الناس کے عقیدے کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ رسمِ عثمانی' قراءات' آیات کی تعداد' علم الضبط کے اختلافات کو آسان فہم انداز میں دنیاوی طور پر پڑھے لکھے عوامی حلقوں میں جدید اسلوبِ بیان میں عام کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اس قسم کے اختلافات کے سامنے آنے پر لوگ ان کو قبول کرنے کے لیے ذہناً تیار ہوں۔ دوسری اہم ضرورت اس امر کی ہے کہ حروف' خط' رسم الخط اور تحریر کے متعلقہ علوم میں ماہرین فن پیدا کیے جائیں تاکہ اُمت مسلمہ کو قرآنی مخطوطات کی تحقیق و تدوین اور تہذیب و تنقیح کے لیے ایسے غیر مسلم مستشرقین کی خدمات کی ضرورت ہی نہ پڑے جو اپنی تحقیق کو اسلام دشمنی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مختلف صدیوں کے قدیم مصاحف کی تصاویر

مختلف صدیوں میں لکھے گئے مصاحف میں سے چند ایک کی تصاویر پیش کی جا رہی ہیں۔

چھٹی صدی ہجری کا مصحف: مصاحف قدیمہ' ص ۲۔ دیکھئے عکس ۹۔

آٹھویں صدی ہجری کا مصحف: مصاحف قدیمہ' ص ۵۔' دیکھئے عکس ۱۰۔

دسویں صدی ہجری کا مصحف: مصاحف قدیمہ' ص ۱۱۔ دیکھئے عکس ۱۱۔

گیارہویں صدی ہجری کا مصحف: مصاحف قدیمہ' ص ۲۰۔ دیکھئے عکس ۱۲۔

بارہویں صدی ہجری کا مصحف: مصاحف قدیمہ' ص ۲۰۔ دیکھئے عکس ۱۳۔

مصادر و مراجع

یہ مضمون درج ذیل مصادر و مراجع سے اخذ و استفادہ پر مبنی ہے:

۱- المخطوطات القرآنية في صنعاء من القرن الأول والثاني الهجريين' ڈاکٹر غسان حمدون۔

۲- المصاحف المخطوطة في القرن الحادي عشر الهجري بمكتبة المصحف الشريف في مكتبة الملك عبد العزيز' دکتور عبد الرحمٰن بن سليمان المزيني' المكتبة الشاملة۔

3 - Aqdam ul Makhtootat Al-arbia fi Maktabat el Aalam, Unknown, Retrieved 10 December, 2010, from"http://www.alyaseer.net/vb/showthread.php?t=5199 "

4 - Azwa Ala Mushaf e Usman Wa Rehlata ho Sharqan wa Garban, Dr. Sahr Al-sayyad Abdul Aziz Salim, Retrieved 10 December, 2010, from "http://elislam.8k.com/Tagweed/ketab7/T7.HTM"

5 - Sana'a manuscripts, Unknown, Retrieved 30 December, 2010,from "http://en.wikipedia.org/wiki/Sana%27a_manuscripts"

6 - Retrieved 30 December, 2010,from http://makhtoot.com/vb/t428.html

☆☆☆☆☆

(عکس نمبر۱)

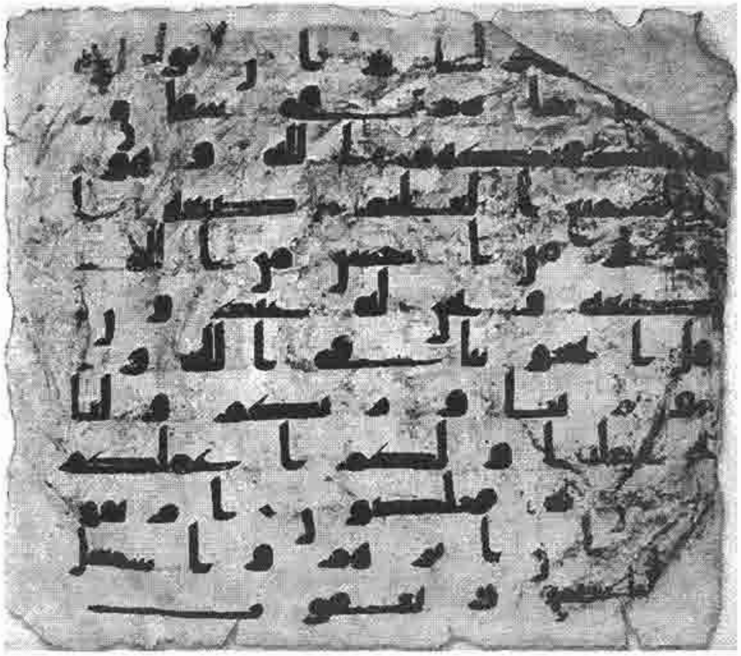

(عکس نمبر ۲)

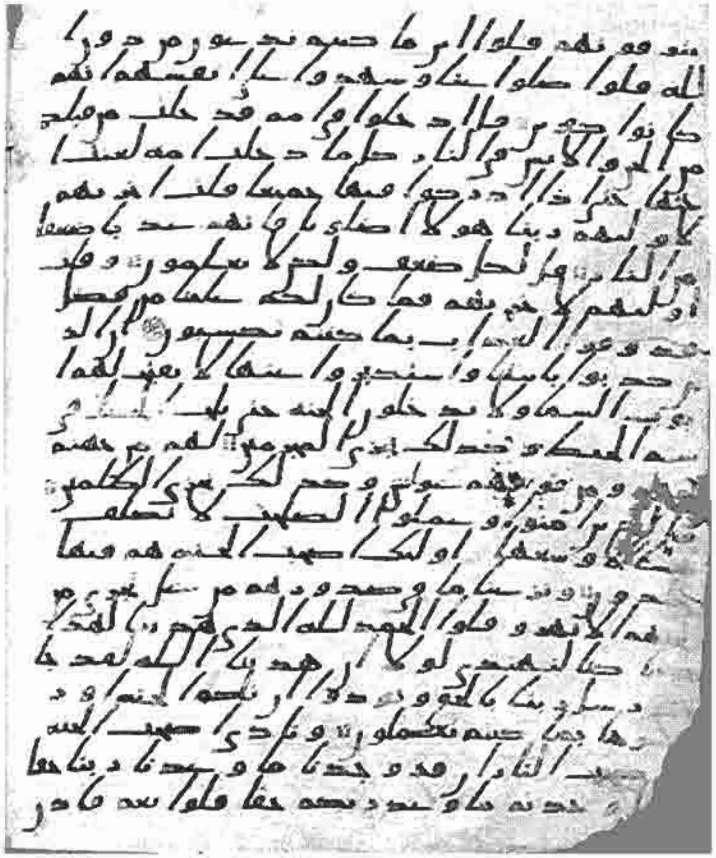

(عکس نمبر ۳)

تَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓاْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا وَشَهِدُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾
قَالَ ٱدْخُلُواْ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ
فِى ٱلنَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰٓ إِذَا ٱدَّارَكُواْ فِيهَا
جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَىٰهُمْ لِأُولَىٰهُمْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ ٱلنَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
وَقَالَتْ أُولَىٰهُمْ لِأُخْرَىٰهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ
فَذُوقُواْ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَذَّبُواْ
بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُواْ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَٰبُ ٱلسَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
ٱلْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلْجَمَلُ فِى سَمِّ ٱلْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى
ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤١﴾ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ
ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَآ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ

(عکس نمبر۴)

(عکس نمبر ۵)

عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ
مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا خَلْقُكُمْ
وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ
مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ
الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ
كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ

(عکس نمبر ۶)

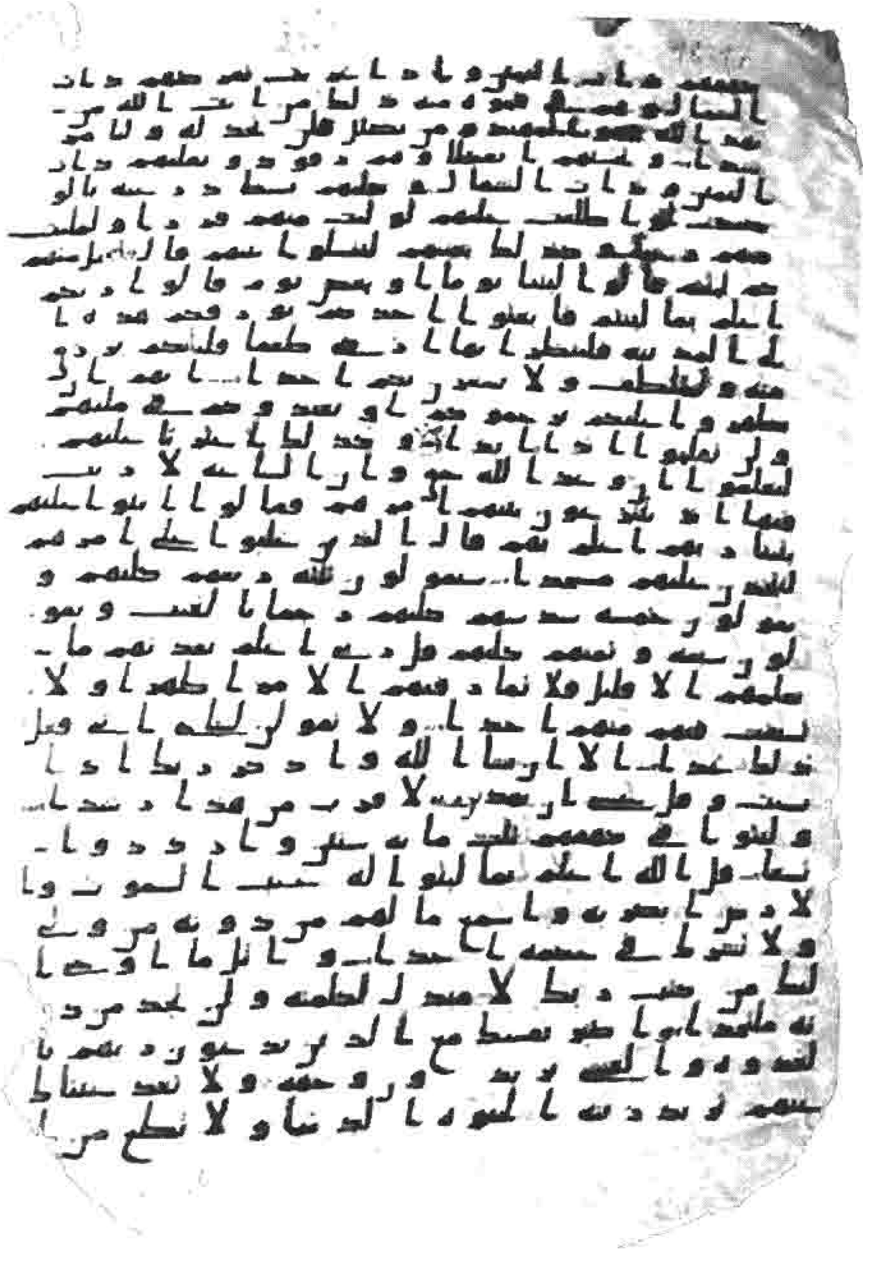

(عکس نمبر۷)

كَهْفِهِمْ ذَاتَ
ٱلْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ ٱلشِّمَالِ وَهُمْ فِى فَجْوَةٍ
مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن
يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا
وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ ٱلْيَمِينِ وَذَاتَ ٱلشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم
بَٰسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِٱلْوَصِيدِ ۚ لَوِ ٱطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ
فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَٰهُمْ
لِيَتَسَآءَلُوا۟ بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَبِثْنَا
يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا۟ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَٱبْعَثُوٓا۟
أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِۦٓ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَآ أَزْكَىٰ
طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا۟ عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ
أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِى مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوٓا۟ إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾

(عکس نمبر ۸)

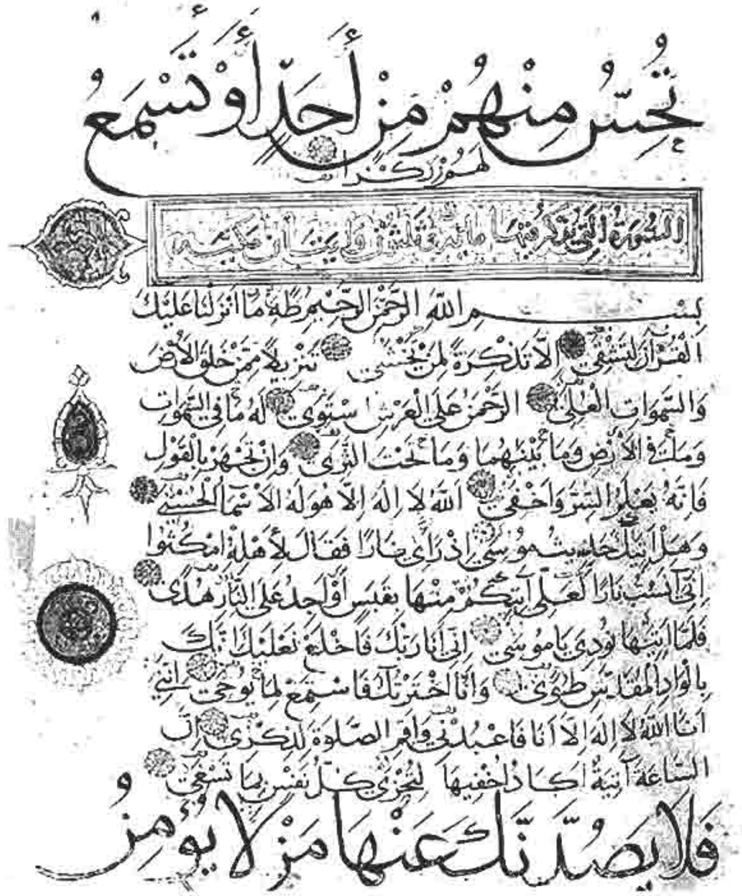

تحس منهم من أحد أو تسمع
لهم ركزا

بسم الله الرحمن الرحيم طه ما أنزلنا عليك
القرآن لتشقى إلا تذكرة لمن يخشى تنزيلا ممن خلق الأرض
والسموات العلى الرحمن على العرش استوى له ما في السموات
وما في الأرض وما بينهما وما تحت الثرى وإن تجهر بالقول
فإنه يعلم السر وأخفى الله لا إله إلا هو له الأسماء الحسنى
وهل أتاك حديث موسى إذ رأى نارا فقال لأهله امكثوا
إني آنست نارا لعلي آتيكم منها بقبس أو أجد على النار هدى
فلما أتاها نودي يا موسى إني أنا ربك فاخلع نعليك إنك
بالواد المقدس طوى وأنا اخترتك فاستمع لما يوحى إنني
أنا الله لا إله إلا أنا فاعبدني وأقم الصلوة لذكري إن
الساعة آتية أكاد أخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى
فلا يصدنك عنها من لا يؤمن

(عکس نمبر ۹)

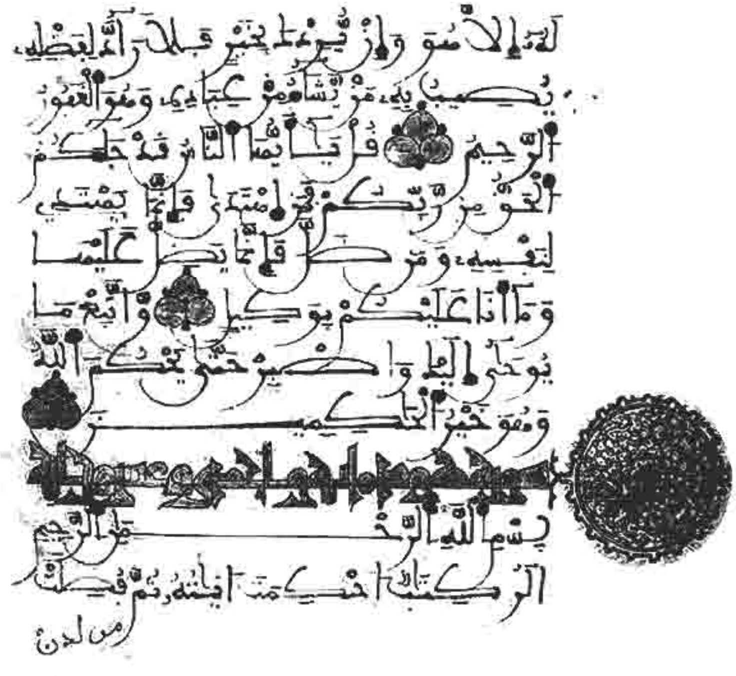

له إلا هو وإن يردك بخير فلا راد لفضله
يصيب به من يشاء من عباده وهو الغفور
الرحيم قل يا أيها الناس قد جاءكم
الحق من ربكم فمن اهتدى فإنما يهتدي
لنفسه ومن ضل فإنما يضل عليها
وما أنا عليكم بوكيل واتبع ما
يوحى إليك واصبر حتى يحكم الله
وهو خير الحاكمين
بسم الله الرحمن الرحيم
الر كتاب أحكمت آياته ثم فصلت
من لدن

(عکس نمبر ۱۰)

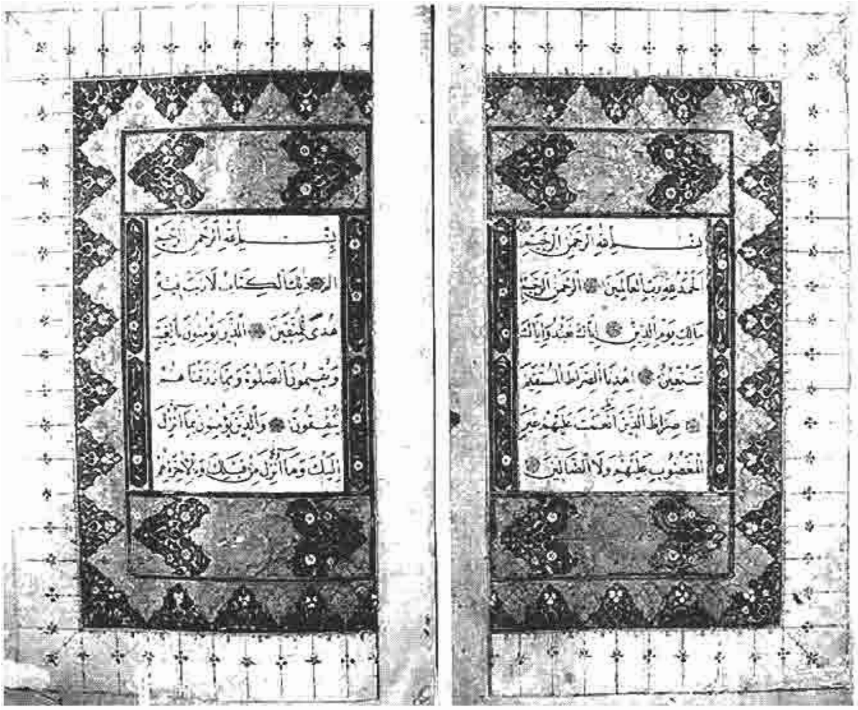

(عکس نمبر ۱۱)

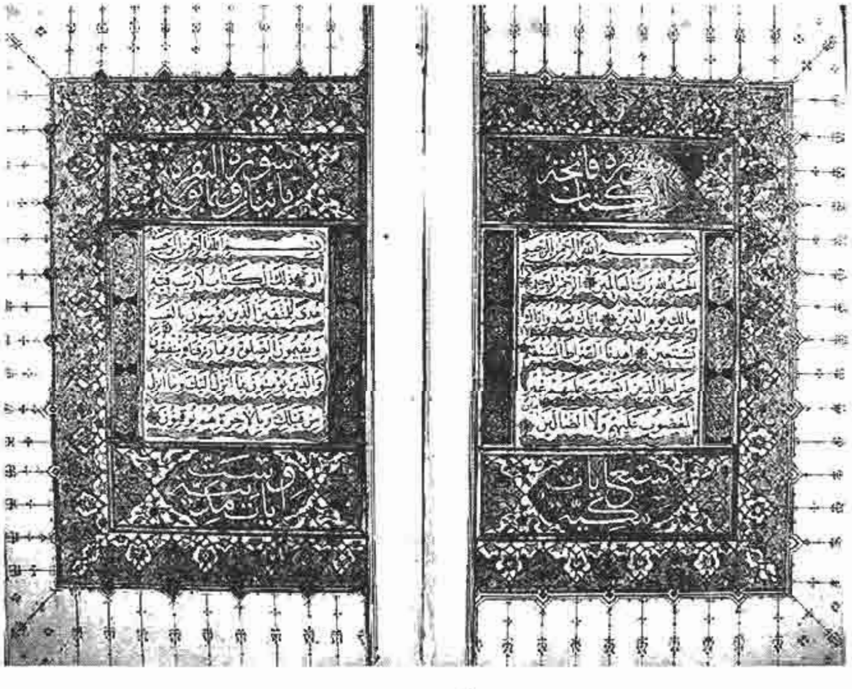

(عکس نمبر ۱۲)

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ۝ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا
يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ
مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا
صٰدِقِيْنَ ۝ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ
فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ
الزّٰهِدِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ
اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا
عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْٓ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ
۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ
كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ
مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

(عکس نمبر ۱۴)

بقیہ ترجمہ قرآن مجید

ترجمہ:

تِلْكَ : یہ
حُدُوْدُ اللّٰهِ : اللہ کی حدیں ہیں
وَمَنْ : اور جو
يُّطِعِ : اطاعت کرے گا
اللّٰهَ : اللہ کی
وَرَسُوْلَهٗ : اور اس کے رسول کی
يُدْخِلْهُ : تو وہ داخل کرے گا ان کو
جَنّٰتٍ : ایسے باغات میں
تَجْرِیْ : بہتی ہیں
مِنْ تَحْتِهَا : نیچے سے جن کے
الْاَنْهٰرُ : نہریں
خٰلِدِيْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہیں
فِيْهَا : جن میں
وَذٰلِكَ : اور یہ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ : شاندار کامیابی ہے
وَمَنْ : اور جو
يَّعْصِ : نافرمانی کرے گا
اللّٰهَ : اللہ کی
وَرَسُوْلَهٗ : اور اس کے رسول کی
وَيَتَعَدَّ : اور تجاوز کرے گا
حُدُوْدَهٗ : اس کی حدوں سے
يُدْخِلْهُ : تو وہ داخل کرے گا اس کو
نَارًا : ایک ایسی آگ میں
خَالِدًا : ہمیشہ رہنے والا ہے
فِيْهَا : جس میں
وَلَهٗ : اور اس کے لیے ہی
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ : ایک رسوا کرنے والا عذاب ہے